OPEN ACCESS

Al-Qālam القلم

P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 30, Issue, 2, 2025
http://alqalamjournalpu.com/

تفسیر بالمفہوم آغاز وارتقاءاور تفسیری ادب پر اثرات

Tafsir bil-Mafhoom: Its Origin, Development, and Impact on Exegetical Literature

Dr.Usman Ali
Religious officer, DHA,Lahore.

KEYWORDS:
Mafhoom al-Muwafaqah, Mafhoom al-Mukhalafah, Qur'anic Exegesis, Legal Deduction, Scriptural Texts, Unstated Meaning, Classical and Contemporary Tafsir, Development and Evolution, Arab and Non-Arab Scholarship.

Date of Publication:
30-12-2025

Abstract

In Islamic legal theory, mafhoom (implication) is classified into two types: Mafhoom al-Muwafaqah and Mafhoom al-Mukhalafah. While jurists generally agree on the validity of deriving rulings through Mafhoom al-Muwafaqah, there is scholarly disagreement regarding the authority of Mafhoom al-Mukhalafah, particularly among Hanafi jurists. Its usage in Qur'anic interpretation can be traced back to the first century of Islam, presenting a distinct and meaningful dimension to the understanding of the Qur'an. However, scholarly opinions differ regarding the authority and evidentiary value of Mafhoom al-Mukhalafah. While the majority of jurists consider it authoritative in the interpretation of scriptural texts, legal writings, and general discourse, most Hanafi jurists tend to question its independent legal authority. This article examines the methodological approaches of interpreting the Qur'an through Mafhoom al-Mukhalafah, tracing the origins and development of interpretive reasoning based on implication, and highlighting its significance and effectiveness in legal and exegetical discourse.

CC BY NC ND

مفہوم کی دو اقسام ہیں۔ ا۔ مفہوم موافق، مفہوم موافق کی بنیاد پر استنباطِ حکم میں اکثر فقہاء کا اتفاق ہے، ۲۔ مفہوم مخالف، جو اہل علم اور اہل زبان دونوں کا متداول طریقہ تفہیم ہے۔ اس کی بنیاد پر قدیم وجدید کتب میں احکام و معانی کا استخراج کیا گیا ہے، بالخصوص تفسیرِ قرآن کے لئے مفہوم کا استعمال قرن اول سے مروج و مستعمل چلا آ رہا ہے، اس سے تفسیر قرآن کی ایک نئی جہت بھی سامنے آتی ہے، مفہوم مخالف کی مصدریت و حجیت میں اہل علم کی آراء کا تنوع و تعدد پایا جاتا ہے۔ اکثر فقہاء کی رائے کے مطابق نصوص شرع، عبارات کتب اور عبارات الناس میں مفہوم مخالف معتبر ہوتا ہے۔ فقہاء احناف میں سے اکثر اس کی عدم حجیت کے قائل ہیں۔ اس آرٹیکل میں مفہوم مخالف کے ذریعے قرآن پاک کی معنویت کو بیان کرنے کے انداز و طرق کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تفسیر بالمفہوم کے آغاز وارتقاء کے ساتھ ساتھ مفہوم مخالف سے استدلال کی افادیت پر بھی روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس آرٹیکل میں درج ذیل اہم مباحث پر گفتگو کی جائے گی۔ ا۔ لفظ تفسیر، مفہوم اور تفسیر بالمفہوم کی تاصیل و تفہیم، ۲۔ مفہوم مخالف بطور مصدر کی حجیت اور اہل علم کے اقوال، ۳۔ مفہوم مخالف کی استنباطی افادیت، ۔۴۔ تفسیر بالمفہوم کا آغاز وارتقاء، ۵۔ تفسیر بالمفہوم کے تفسیری ادب پر اثرات، ۶۔ خلاصہ و نتائج

ا۔ لفظ تفسیر، مفہوم اور تفسیر بالمفہوم کی تاصیل و تفہیم:

ا۔ تفسیر باب تفعیل کا مصدر ہے جس کے حروف اصلیہ میں فاء، سین، اور راء شامل ہیں، جس کا مطلب ہے کسی بھی چیز کو واضح کرنا اور کھولنا[1]۔ علامہ جرجانی حنفی[2] رحمہ اللہ تعالی نے تفسیر کا لغوی معنی الکشف اور اظہار[3] کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اصطلاحی معنی ہے: التفسير: هو توضيح معنى الآية وشانها وقصتهاو السبب الذى نزلت فيه بلفظ يدل عليه دلالة ظاهرة، تفسیر کا مطلب ہے آیت مبارکہ کے معنی، شان نزول، اس سے متعلقہ قصہ کو واضح الفاظ میں بیان کرنا۔[4] دوسری تعریف ہے: التفسير هو بيان القرآن الكريم[5]، تفسیر قرآن کریم کو واضح کرنے اور کھولنے کا نام ہے، یہ تعریف مختصر اور لفظ تفسیر کے لغوی معنی کو شامل ہونے کے ساتھ ساتھ مقصود کو خوب واضح کرتی ہے۔

۲۔ مفہوم کا مادہ اصلی فاء، میم، یاء ہے، یہ کسی بھی چیز کے علم پر دلالت کرتے ہیں،[6]،[7]، علم اور فہم میں فرق ہے، مطلقاً کسی چیز کے "ادراک" کو علم کہا جاتا ہے اور فہم کا معنی [8] نفس کا تیزی سے امورِ خارجیہ سے دوسرے امور کی طرف منتقل ہو جانا ہے۔ مفہوم کا اصطلاحی تعارف ہے:ما یستفاد من اللفظ وھو مسکوت عنہ لا ذکر لہ علی قضیۃ التصریح[9]۔ مفہوم وہ معنی ہے جو لفظ سے سمجھا جائے، لفظ اس کے بارے میں خاموش ہو تصریح کے طور پر اس کا ذکر نہ ہو، المختصر یہ کہ مفہوم کی لغوی حقیقت میں سمجھ، معرفت اور ادراک کے معنی موجود ہیں، اور اصطلاح میں وہ معنی جو لفظ سے بغیر تصریح کے سمجھ آتا ہو، مفہوم کہلاتا ہے۔

۳۔ تفسیر بالمفہوم کا تعارف:

تفسیر بالمفہوم کا مطلب ہے:بیان القرآن الکریم بمالم یدل علیہ اللفظ فی محل النطق[10]۔ قرآن کریم کی آیات کا وہ معنی و مطلب بیان کرنا جس پر ان کا ظاہر یعنی منطوق دلالت نہ کر رہا ہو، مثالوں سے وضاحت درج ذیل ہے۔

ا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔[11] پس جو میری ہدایت پر چلیں گے ان پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ آیت مبارکہ کا منطوق حکم ہے "ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر خوف اور کسی قسم کا غم نہیں ہو گا" اس آیتِ مبارکہ کے جملے کا مفہوم مخالف ہے: من لم یتبع ھدی اللہ فسیحل بہ الخوف والحزن۔ وہ شخص جو اللہ تعالی کی ہدایت کی اتباع نہ کرے گا وہ خوف اور حزن میں مبتلا ہو گا، یہ مفہوم مخالف کی قسم مفہوم شرط ہے جس کی طرف حرف شرط من اشارہ کر رہا ہے۔[12]

۲۔ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ[13] بے شک اللہ تعالی کسی پر رائی کے برابر بھی ظلم نہیں کرے گا۔ آیت مبارکہ کا منطوق حکم ہے کہ اللہ تعالی کی ذات ایسی ہے کہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی پر ایک ذرے کے برابر بھی ظلم و زیادتی نہیں کرتی۔ تفسیر بالمفہوم کی بنیاد پر مستنبط حکم ہے کہ جب اللہ تعالی ایک ذرے کے برابر بھی کسی پر زیادتی نہیں کرتا تو اللہ تعالی سے متعلق اس سے زیادۃ زیادتی کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ مطلب اس آیت مبارکہ کے مفہوم موافق اولی کے طور پر مستنبط ہوتا ہے۔[14]

۲۔ مفہوم مخالف بطور مصدر کی حجیت اور اہل علم کے اقوال:

مفہوم مخالف کی حجیت و اہمیت سے متعلق اہل علم کی آراء میں تعدد و تنوع پایا جاتا ہے جن کا حاصل درج ذیل ہے۔ ا۔ نصوص شرعیہ اور غیر شرعیہ دونوں میں مفہوم مخالف حجت ہے، یہ رائے جمہور فقہاء کی ہے جن میں امام ابوالحسن الاشعری[15]، امام ابو داؤد[16]، اور امام شوکانیؒ[17] بھی شامل ہیں۔ ۲۔ مفہوم مخالف نصوص شرعیہ میں مستدل نہیں ہے اور مسکوت میں حکم کے اثبات کے لئے مستقل دلیل کی ضرورت پڑتی ہے البتہ غیر شرعی نصوص میں مفہوم مخالف حجت ہے، یہ جمہور احناف کی رائے ہے۔ ۳۔ مفہوم مخالف صرف نصوص شرعیہ میں حجت ہے غیر شرعی نصوص میں حجت نہیں ہے، یہ رائے علامہ تاج الدین السبکی[18] کی ہے آپ اس کی تائید میں ارشاد فرماتے ہیں:

> الشیخ الامام فی غیر الشرع ای انکر،ای من کلام المصنفین والواقفین لغلبة الذھول علیھم بخلافه فی الشرع من کلام اللہ ورسوله المبلغ عنه لانه تعالی لا یغیب عنه شیئ[19]

اس کا حاصل ہے کہ اللہ تعالی کو ہر چیز کا ادراک اور علم حاصل ہے، کوئی بھی چیز اللہ تعالی سے غائب نہیں ہے۔ اس لئے حکمِ باری تعالی میں کسی بھی پہلو سے لغزش اور غلطی کا امکان نہیں ہے بخلاف انسانوں کے ان سے ذھول اور غلطی کا قوی امکان ہوتا ہے، اس وجہ سے کلام الناس میں مفہوم مخالف حجت نہیں ہے اور کلام اللہ تعالی اور کلام الرسول ﷺ میں حجت ہے۔

۴۔ مفہوم مخالف سے استدلال کرنے میں توقف کیا جائے گا اس لئے کہ مفہوم مخالف سے حکم کا اثبات بذریعہ عقل ہوگا یا بذریعہ نقل ہوگا، عقل کے ذریعے کسی بھی قسم کا حکم ثابت نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ عقل کے ساتھ اسامی (ناموں) اور لغات کا اثبات نہیں ہو سکتا اور بذریعہ نقل بھی نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ بذریعہ نقل اثبات حکم کی دو صورتیں ہیں، یہ تواتر کے طور پر ہوگا یا آحاد کے طور پر، تواتر کے طور پر ثابت نہیں ہے جیسا کہ واضح ہے اور نہ آحاد کی بنیاد پر ہو سکتا ہے اس لئے کہ آحاد سے اصول کا اثبات درست نہیں لہذا ایک ہی صورت ہے کہ مسکوت سے متعلق توقف کیا جائے گا[20]، یہ واقفیہ[21] کی رائے ہے۔

واقفیہ کی دلیل کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ مفہوم مخالف کا حجت ہونا نقلاً ثابت ہے جیسا کہ جمہور کے دلائل کے ضمن میں روایات کا تفصیلاً ذکر آنے والا ہے اور اگر ان روایات کے بارہ میں یوں کہا جائے کہ وہ اخبار آحاد ہیں تو اس کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ وہ روایات تواتر معنوی کا درجہ رکھتی ہیں جن کو امت نے قبول کیا ہے اور ان کے ہاں معمول بہ رہی ہیں، نیز اخبار آحاد سے ایسے مسائل اصول کا اثبات ہو سکتا ہے جن میں اجتہاد کی گنجائش ہوتی ہے۔

ان الاصول یجوز اثباتها باخبار الاحاد، لانه اذا جاز اثبات مایترتب علی هذه الاصول من ضرب الرقاب وایجاب الحدود واباحة الابضاع وغیرها من الاحکام جاز اثبات اصولها باخبار الاحاد۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ جب اخبار احاد سے احکام کا ثبوت ہو سکتا ہے تو اصولِ احکام کا اثبات بطریق اولی ہو سکتا ہے۔[22]

۵۔ مفہوم مخالف جملہ خبریہ میں حجت نہیں، البتہ جملہ انشائیہ میں مفہوم مخالف حجت ہے، جیسے زید عالم ہے، یہ جملہ خبریہ ہے، اس کا مفہوم مخالف ہے، کہ زید کے علاوہ کوئی عالم نہیں ہے یہ درست نہیں ہے۔ فی السائمۃ زکاۃ، سائمہ جانوروں میں زکوۃ ہے اس کا مفہوم مخالف ہے کہ غیر سائمہ میں زکاۃ نہیں ہے اس کا مفہوم مخالف حجت ہے۔ جملہ خبریہ وہ جملہ کہلاتا ہے جس کے کہنے والے کو امور خارجیہ کا لحاظ کئے بغیر سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہوں۔ امر خارجی کا مطلب ہے کہ قطع نظر خارج کے کہ وہ جملہ حقیقت کے مطابق ہے یا نہیں ہے۔ جملہ انشائیہ وہ جملہ کہلاتا ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے۔ جملہ انشائیہ کی متعدد اقسام ہیں۔ امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عقود وہ (جملے جو معاملہ یا عقد کرتے وقت بولے جاتے ہیں۔ نداء، عرض یعنی وہ جملے جو نرمی و ترغیب پر مشتمل ہوں، قسمیہ، تعجب۔ دونوں میں فرق کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ ناصر الدین اللقانی[23] فرماتے ہیں:

لان الخبر له خارجی یجوز الاخبارببعضه فلا یتعین القید فیه للنفی بخلاف الانشاء نحو زکواعن الغنم

السائمه ومافى معناه مما تقدم فلا خارجى له فلا فائدة للقيدفيه الا النفى[24]

اس کا حاصل یہ ہے کہ جملہ خبریہ میں قید کا مقصد خارج میں مسکوت کی نفی نہیں ہوتا بخلاف جملہ انشائیہ کے اس میں قید سے مقصد مسکوت کی نفی ہوتا ہے۔

۶۔ تخصیص الشيء بالذکر حرف شرط کے ساتھ ہو تو حجت ہے۔یہ قول بعض احناف اور ابو العباس ابن سریج[25] کا ہے، جیسے اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِين[26]

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔

اس کا منطوق حکم ہے کہ فاسق کے خبر دینے کی صورت میں اس کی تصدیق کرنا لازمی ہے اور مفہوم مخالف ہے غیر فاسق یعنی عادل مخبر کی تصدیق کرنے کا حکم نہیں ہے۔[27] یہ مفہوم شرط ہے۔

اہل علم کی آراء:

ا۔علامہ جیزانی رحمہ اللہ[28] فرماتے ہیں[29] مفہوم مخالف کا نصوص شرعیہ اور کلام الناس میں ایک ہی حکم ہے اس لئے کہ اس کا تعلق لفظ کی دلالت سے ہے۔ ۲۔علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ[30] فرماتے ہیں کہ لوگوں کی یہ بات قابل تعجب ہے کہ مفہوم کلام شارع میں حجت ہے اور کلام الناس میں حجت نہیں ہے، یہ اجماع کے خلاف ہے، یوں تو کہا جا سکتا ہے کہ مفہوم کا تعلق دلالات الالفاظ سے ہے یا نہیں ، البتہ تفریق کا قول نئ ایجاد ہے۔[31] ۳۔علامہ ابن بدران فرماتے ہیں: نصوص شرعیہ میں مفہوم کے باب میں استنباط مسائل کے حوالہ سے

یہ اصول ہے کہ جب مفہوم سے کوئی حکم معلوم ہو اور کسی دوسری نص سے اس کا تعارض نہ ہو تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ مفہوم کی قسموں کے متعدد ہونے کی وجہ سے مفہوم سے معلوم ہونے والا حکم بھی مختلف درجات پر مشتمل ہوتا ہے۔اس فرق کو سمجھنا اس شخص کے لئے آسان ہے جو لغتِ عرب میں ماہر ہو،الفاظ کے صحیح استعمال سے آشنا ہو اور کلام کی پیچیدگیوں کو سمجھنے والا ہے۔[32]

۳۔ مفہوم مخالف کی استنباطی افادیت:

مفہوم مخالف کو استنباط مسائل کے باب میں بطورِ مصدر اختیار کرنے کی افادیت کے مختلف پہلو ہیں ،جن کو درج ذیل عناوین کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے۔

ا۔ حکم میں تغیر و تبدیلی کی طرف اشارہ:

بسا اوقات مفہوم مخالف کی بنیاد پر نصوصِ شرع میں وارد حکم میں تغیر و تبدیلی کی طرف اشارے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، جیسے اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ[33]۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! لازم ہے کہ تم سے اجازت طلب کریں وہ لوگ جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہوئے اور وہ بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہیں پہنچے، تین بار، فجر کی نماز سے پہلے اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین تمھارے لیے پردے (کے وقت) ہیں۔

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ عمومی حالات میں (تین اوقات کے علاوہ) داخلے کی اجازت سے دو قسم کے لوگ مستثنیٰ ہیں۔ا۔ مملوک ،۲۔ نابالغ بچے،نابالغ بچوں کے لئے ارشاد ربانی

ہے:وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ اس کا مفہوم مخالف ہے۔اذا بلغ الاطفال منکم[34]یعنی بچے جب بالغ ہو جائیں تو ان کا حکم تبدیل ہو گا جس کی تصریح اگلی آیت یا دوسری جگہ موجود ہے۔[35]

۲۔ مفہوم مخالف بطور مرجح:

مفہوم مخالف کو دوسری ادلہ سے مستنبط کسی مسئلہ کے لئے بطور وجہ ترجیح کے بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً گمان جس کو عربی میں ظن کہا جاتا ہے،دو طرح کا ہوتا ہے۔ا۔حسن ظن (اچھا گمان)،۲۔سوء ظن یعنی وہ برا گمان جو دلیل کی بنیاد پر ہو جیسے کسی شخص کو برائی کرتا دیکھ کر اس برائی کا گمان اس کے متعلق رکھنا۔شرعاً حسن ظن کی اجازت اور بدگمانی کی ممانعت ہے۔حسن ظن کا اثبات جس طرح دوسری ادلہ سے ہے۔اسی طرح سورۃ حجرات کی آیت مبارکہ ۱۲ کے مفہوم مخالف سے بھی ثابت ہوتا ہے۔[36]

۳۔ سہل اور تکلفات سے محفوظ مصدر استدلال:

مفہوم مخالف کا تعلق الفاظِ نصوص سے ہوتا ہے،لہذا اس کو بطور مصدر اختیار کرنے کی صورت میں یہ براہِ راست نص ہی سے استدلال شمار ہو گا جیسے اس کی مثال ہے کہ جمہور کے نزدیک انقطاع حیض کے بعد جماع کے جواز کے لئے غسل شرط ہے ،اس کی دلیل قرآن پاک کی آیتِ مبارکہ کا مفہوم غایت یا مفہوم شرط ہے۔ارشاد ربانی ہے:

> وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ[37]۔
>
> سو حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جائو، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پھر جب وہ غسل کر لیں تو ان کے پاس آئو جہاں سے تمھیں اللہ نے حکم دیا ہے۔

پہلے جملے کے مفہوم غایت سے معلوم ہوتا ہے کہ طہارت شرعیہ حاصل کرنے کے بعد جماع ہو سکتا ہے اور آئندہ آنے والے جملے کے مفہوم شرط سے سمجھ آتا ہے کہ جب تک طہارت شرعیہ کا حصول نہ ہو جماع جائز نہیں ہے۔اس مسئلے کے استنباط میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔جیسے کہ دوسرے ائمہ سے منقول ہے یعنی

قرات کو تشدید پر محمول کرنا یا تخفیف پر اور پھر مسئلہ کا استنباط کرنا۔علامہ ابن عاشور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:الاکتفاء بالاستدلال من النص بمفہوم المخالفه ولا حاجة للبحث عن ادلة اخری۔[38] مفہوم مخالف کی بنیاد پر احکام کا استنباط کرنا کافی ہے،اس صورت میں دیگر ادلہ کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔

۴۔ قرآن پاک کی معنویت و تحسین کو سمجھنے کا ذریعہ:

ایجاز کا معنی اختصار اور بدیع کا مطلب کلام میں خوبصورتی کے طرق کو اختیار کرنا ہے۔مفہوم مخالف سے بسا اوقات ایجازِ بدیع کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جو نصوص کی تحسین و معنویت کو سمجھنے میں مدد ومعاون کا کردار ادا کرتا ہے۔اس کی مثال اللہ تعالی کا ارشاد ہے:الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ[39]۔وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب دی ہے،اسے پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی اس کے ساتھ کفر کرے تو وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ کے ذریعے اشارہ ہے کہ جو لوگ تلاوت کرتے ہیں وہ مومن ہیں، نفع اٹھانے والے ہیں۔(اولئک هم المؤمنون ،هم الرابحون،هم الفائزون)اور اس کا مفہوم مخالف ہے۔ دون غیرهم،فهم کافرون،والکافرون هم الخاسرون۔[40] خلاصہ یہ ہے کہ مفہوم مخالف سے استدلال کے متعدد انداز اور فوائد ہیں جیسے اس سے حکم کے تغیر کی طرف اشارہ ملتا ہے۔بطور مرجح اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔مفہوم مخالف سے استدلال حقیقت میں نص ہی سے استدلال ہے اور ایجاز بدیع اور کلام کی تحسین کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے۔لہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مفہوم مخالف سہل اور تکلفات سے محفوظ مصدر استنباط ہے۔

۵۔ مفہوم مخالف کا نص کے قریب ہونا:

مفہوم حقیقت میں معنویتِ نص اور اس میں مذکور حکم کی دوسری جہت کا نام ہے،لہذا اس مصدر کی بنیاد پر مستنبط ہونے والے حکم کو الفاظ نص کے قریب تر کہا جا سکتا ہے جو حقیقت میں الفاظ نص سے ہی معلوم ہونے والے حکم کا نام ہے۔

۴۔ تفسیر بالمفہوم کا آغاز وارتقاء:

مفہوم کی بنیاد پر معانی واحکام کے استخراج کا طریقہ عرب و عجم کے ہاں ہمیشہ متداول و مروج وہونے کے ساتھ ساتھ، محاورات وضرب الامثال کا حصہ رہا ہے۔ نصوصِ شرع کے ورود میں بھی اس کو ملحوظ رکھا گیا ہے، آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فرامین میں ایسی مثالیں موجود ہیں جو اس حقیقت کی عکاسی کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے معتبر اور قابل احتجاج ہونے کی طرف نشان دہی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ جب "قصر صلاۃ" (نماز میں قصر والی) آیت مبارکہ نازل ہوئی:[41]

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا۔[42]

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کچھ کم کر لو، اگر ڈرو کہ تمھیں وہ لوگ فتنے میں ڈال دیں گے جنھوں نے کفر کیا۔ بے شک کافر لوگ ہمیشہ سے تمھارے کھلے دشمن ہیں۔

اس میں قصر صلاۃ کا حکم خوف کی حالت کے ساتھ مقید ہے جو منطوقِ نص سے ثابت ہے، اس آیت مبارکہ کا مفہوم مخالف ہے "عدم قصر الصلاۃ فی حالۃ الامن (حالت امن میں قصر نہ کرنا)، حضرت یعلی بن امیہ[43] رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب[44] رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا: ما بالنا نقصروقد اَمَنّا؟ ہمیں کیاہوا کہ ہم حالت امن میں بھی قصر کرتے ہیں ؟ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو سوال آپ کے ذہن میں آیا ہے وہی سوال میرے ذہن میں بھی اس آیت مبارکہ کو سننے کے بعد پیدا ہوا تھا، پھر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :صدقة تصدق الله بها علیکم فا قبلوا صدقته[45] قصر نماز اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر صدقہ ہے اور تم اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول کرو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مفہوم مخالف حجت ہے، اسی کی بنیاد پر اہل عرب واہل

زبان حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس آیت مبارکہ کے سننے کے بعد حالت امن میں "قصر صلاۃ" سے متعلق سے استفسار فرمایا۔

۲ ۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ[46] ۔

ان کے لیے بخشش مانگ یا ان کے لیے بخشش نہ مانگ، اگر تو ان کے لیے ستر بار بخشش کی دعا کرے گا تو بھی اللہ انھیں ہر گز نہ بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔ اللہ تعالی نافرمانوں ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے لئے استغفار کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس کا منطوق اس پر دلالت کرتا ہے کہ ممانعت 70 دفعہ کے ساتھ مختص ہے، اس کا مفہوم مخالف ہے، ۷۰ دفعہ سے زیادہ استغفار کرنے کی اجازت ہے۔ نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سازید علی سبعین[47]۔ میں ۷۰ سے زیادہ دفعہ استغفار کروں گا، یہ مفہوم مخالف (مفہوم العدد) ہے۔

۴۔ مرنے والے کے ورثاء میں بہن اور بیٹی دونوں ہوں تو ان میں تقسیم میراث کی بابت حضرت ابن عباس[48] رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ میں اختلاف ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے ہے کہ بیٹی کو نصف ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ عصبات کو ملے گا اور بہن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہ حکم مفہوم مخالف کی بنیاد پر ثابت کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ[49] اگر کوئی آدمی مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس

کے لیے اس کا نصف ہے جو اس نے چھوڑا اور وہ (خود) اس (بہن) کا وارث ہو گا اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو۔

اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے،اس کی اولاد نہ ہو۔صرف بہن ہو تو اس کو ترکہ کا نصف ملے گا۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ولد کے نہ ہونے کی صورت میں بہن کو نصف مل رہا ہے تو جب ولد ہو گا تو بہن کو کچھ نہ ملے گا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ولد کی تفسیر ذکر(مذکر کے ساتھ کی ہے جب کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "ذکر" کی تفسیر ذکر وانثیٰ(مذکر و مونث) دونوں کے ساتھ فرمائی ہے،اور اس پر کسی نے نقیض نہیں کی۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا شمار بلغاء عرب میں سے ہوتا ہے،لہذا آپ کا یہ استدلال مقتضی لغت بھی ہے۔[50]

۵۔حضرت ابو طلحہ [51] رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سے کھجوروں کے باغات سے نوازا تھا، آپ کو ان میں سب سے زیادہ پسند بیر حاء[52] نامی باغ تھا۔یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ یعنی تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو، مجھے بیر حاء کا باغ سب سے زیادہ پیارا ہے،اس لیے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لیے خیرات کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مناسب سمجھیں اسے استعمال کر سکتے ہیں۔آپ ﷺ فرمایا:یہ تو بڑا ہی آمدنی کا مال ہے۔یہ تو بہت ہی نفع بخش ہے،اور جو بات تم نے کہی میں نے وہ سن لی اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو دے دو۔ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا،یا رسول اللہ ﷺ میں ایسا ہی کروں گا،چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچا کے لڑکوں کو دے دیا۔

لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون[53]۔اس آیت مبارکہ کا مفہوم مخالف یعنی مفہوم غایت ہے کہ "انه ينال البر حتى ينفق مما احب۔یعنی تم کامل نیکی کو نہیں پاسکتے یہاں تک کہ تم اپنی محبوب چیز کو راہ خدا میں دو۔اسی کی بنیاد پر استدلال کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ باغ راہ خدا میں دیا۔[54]

المختصر یہ کہ تفسیر بالمفہوم کا طریقہ کار قرن اول یعنی حضرت نبی اکرم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وقت سے مروج و متداول چلا آرہا ہے۔

دور تابعین اور تفسیر بالمفہوم:

تابعین کے زمانہ کو خیر القرون کہا جاتا ہے۔اس دور کے نیک اور صالح اشخاص اور اہل علم یقیناً بعد کے لوگوں سے بہتر اور بلند مرتبہ کے حامل ہیں۔ مفہوم کی بنیاد پر احکام شرع کے استنباط کے ساتھ ساتھ، نصوصِ شرع کی تفسیر میں اس کا استعمال اس زمانے میں بھی رائج رہا ہے۔چند نظائر درج ذیل ہیں۔

ا۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ[55] -

اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی کو قبضہ میں دے دیا جائے۔

اس کا منطوق حکم ہے کہ حالت سفر میں رہن رکھنے کی اجازت ہے اور مفہوم مخالف سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت امن میں رہن رکھنا ممنوع ہے۔امام مجاہد 56 رحمہ اللہ تعالی کی رائے بھی یہی ہے کہ رہن کی مشروعیت حالت سفر کے ساتھ مقید ہے امن کی حالت میں رہن رکھنا ناجائز ہے۔

دورِ تابعین کے بعد تفسیر بالمفہوم:

دور تابعین کے بعد آنے والے اہل علم نے بھی تفسیر بالمفہوم کا اطلاق فرمایا جس کی نظائر درج ذیل ہیں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ہرگز نہیں بے شک وہ اپنے رب سے اس دن روک دیے جائیں گے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کے مفہوم مخالف سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اہل ایمان کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا۔[57]

خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال اور فرامین میں مفہوم سے استدلال کا طریقہ کار واضح طور پر نظر آتا ہے جو اس کی صحت کے ساتھ ساتھ اس کے استناد معتمد کی طرف بھی نشاندہی کرتا ہے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مفہوم مخالف کی بنیاد پر تفسیر کرنا نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسلافِ امت ہی سے چلا آرہا ہے

۵۔ تفسیر بالمفہوم کے تفسیری ادب پر اثرات:

اہل علم مفسرین نے تفسیر کو بیان کرنے کے دونوں انداز اختیار کئے ہیں، بعض تفاسیر میں منطوقِ نص کی بنیاد پر معانی و احکام کو مستنبط کیا گیا ہے، بعض تفاسیر میں آیت کے مفہومی معنی کو بنیاد بنا کر تبیین و تشریح کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تفسیر بالمفہوم اور اس کو بیان کرنے کے انداز و طرق درج ذیل ہیں۔

ا۔ مفہومی مطلب کو بغیر تصریح کے بیان کرنا:

بعض اہل علم جیسے علی بن احمد الواحدی[58] الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مفہومی معنی کو بیان کرتے کا اہتمام کیا، البتہ اس کے تفسیر بالمفہوم ہونے کی طرف اشارہ نہیں کیا، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ذلک الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين۔[59] اس کی تفسیر میں منقول ہے،وفي تخصيصه كتابه بالهدى دلالة على انه ليس هدى لغيرهم۔[60] ہدایت کو تقوی والے لوگوں کے ساتھ خاص کرنے میں اس پر دلالت ہے کہ یہ کتاب ان کے علاوہ لوگوں کے لئے ہدایت نہیں ہے۔ یہ مفہوم مخالف والا معنی ہے البتہ اس کی تصریح نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ متقین سے مراد اہل ایمان ہیں، مطلب ہے کہ قرآن اہل ایمان کے لئے ہدایت ہے کفار کے لئے نہیں ہے یہ بھی تفسیر بالمفہوم ہے۔[61] اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْن[62]۔ اس کی تفسیر میں امام بیضاوی[63] رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:انما ينالها البرزة الاتقياء منهم[64] یعنی یہ شرف نیک لوگوں کو حاصل ہو گا[65]۔ یہ بھی مفہوم مخالف کی بنیاد پر تفسیر ہے اگرچہ اس کی تصریح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے: فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔[66] اس کی تفسیر میں ابن جریر[67] رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:فانکحوا ما حل لکم من النساء دون ما حرم علیکم منهن۔[68] یعنی تم ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لئے حلال ہیں نہ کہ ان سے جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔ اس میں دون ما حرم علیکم منهن یہ تفسیر بالمفہوم المخالف ہے، اگرچہ تصریح نہیں ہے۔

۲۔ تفسیر بالمفہوم کو لفظ مفہوم یا اس کے ہم معنی لفظ سے بیان کرنا:

نص کے مفہومی معنی کو بیان کرنے کا دوسرا انداز یہ ہے کہ بیان کرتے وقت "لفظ مفہوم، دلیل الخطاب، فحوی الآیۃ، دلیل خطابھا، فحواھا، اور یفھم منھا جیسے الفاظ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:واذ قلتم یا موسی لن نومن لک حتی نری الله جهرة[69] الخ اس کی تفسیر میں علامہ ابو حیان[70] فرماتے ہیں[71] اس کا مفہوم مخالف (مفہوم غایت) ہے کہ جب وہ اللہ تعالی کو اعلانیہ طور پر دیکھ لیں گے تو مومن بن جائیں گے اس میں لفظِ مفہوم کے ساتھ مفہومی معنی کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔[72] اس کی تفسیر میں علامہ ابن سعدی[73] رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: [74] آیت کا مفہومی مطلب ہے کہ جو شخص آگ سے نہیں بچایا گیا اور نہ ہی جنت میں داخل کیا گیا تو وہ کامیاب نہیں ہے، اس میں لفظ مفہوم سے مفہومی معنی کو ذکر کیا گیا ہے۔۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیٓ اٰیَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ [75]۔جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں،

اس کی تفسیر میں علامہ فقیہ یوسف76 فرماتے ہیں:وثمرة الآیة صریح و فحوی،اما الصریح ۔۔۔۔واما الفحوی فجواز القعود معهم اذا اعرضوا عن الاستهزاء و خاضوا فی حدیث غیره۔77

اس آیت مبارکہ سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ا۔ صریح:اللہ تعالی کی آیات سے مذاق کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے کی ممانعت، ۲۔ان کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت جب وہ دوسری باتوں میں مصروف ہو جائیں۔ اس میں لفظِ فحوی کے ساتھ تفسیر بالمفہوم کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا

الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ[78]-اے ایمان والو! شکار کو نہ قتل کرو جب تم احرام میں ہو،اس کی تفسیر میں علامہ شنقیطی[79] رحمہ اللہ فرماتے ہیں:يفهم من دليل خطابها اى بمفهوم مخالفتها ---وهذا المفهوم مصرح به في قوله تعالى واذا حللتم فاصطادوا[80]-اس کے مفہوم مخالف سے معلوم ہوتا ہے کہ حلال ہونے کے بعد شکار حلال ہے یہ حکم دوسری آیت میں صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۶۔خلاصہ ونتائج:

۱۔ تفسیر کا معنی کھولنا اورواضح کرنا ہے جب کہ اصطلاح میں تفسیر کا اطلاق قرآن کریم کے معانی ومطالب کو بیان کرنے پر ہوتا ہے۔

۲۔ مفہوم میں علم وادراک کا معنی پایا جاتا ہے،جب کہ اصطلاح میں وہ معنی جو الفاظ کے اشارے اور فحوی سے سمجھ آتا ہے مفہوم کہلاتا ہے۔مفہوم کی دواقسام ہیں،۱۔مفہوم موافق،۲۔مفہوم مخالف،

۳۔مفہوم مخالف کی حجیت میں اہل علم کی آراء میں تنوع پایا جاتا ہے،۱۔مفہوم مخالف مطلقاً حجت ہے۔۲۔نصوص شرع کے علاوہ میں حجت ہے۔۳۔صرف نصوص شرع مں حجت ہے۔۴۔توقف ہے۔۵۔جملہ انشائیہ میں حجت ہے۔۶۔صرف مفہوم شرط حجت ہے۔راجح قول اول ہے جس پر اہل علم کی تصریحات موجود ہیں۔

۴۔ تفسیر بالمفہوم کا مطلب ہے کہ قرآن پاک کی مراد کو مفہومی معنی کی روشنی میں واضح کرنا،یہ قرن اول،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین،دور تبع تابعین اور آج تک مسلسل مروج ومتداول رہا ہے۔

۵۔ تفسیر بالمفہوم سے تفسیر کی ایک نئی جہت سامنے آتی ہے، تفسیر بالمفہوم کو بیان کرنے کے متعدد انداز قدیم وجدید تفاسیر میں اختیار کئے گئے ہیں،بسا اوقات بغیر تصریح کے مفہومی معنی کو بیان کیا جاتا ہے اور کبھی لفظ مفہوم ،یفہم منھا اور فحوی جیسے الفاظ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے جو تفسیری ادب میں اس کی اہمیت اور استعمال کو واضح کرتا ہے۔

۶۔ تفسیر بالمفہوم کے متعدد فوائد ہیں،۱۔ حکم شرعی کے تغیر و تبدیلی کی طرف اشارہ کرنا،۲۔وجہ ترجیح کے طور پر اختیار کرنا،۳۔ معنوی حسن کو سمجھنے میں کردار ادا کرنا،۴۔ مفہومی معنی کا نص کے الفاظ کے قریب ہونا،۵۔ سہل اور تکلفات سے محفوظ مصدر استدلال

حوالاجات

[1] فیروز آبادی ،مجید الدین محمد بن یعقوب شیرازی:قاموس المحیط،(المطبعة الامیریه،۱۳۰۱ھ)،۲/۱۰۸۔

Fīrūz Ābādī, Majīd al-Dīn Muḥammad ibn Yaʿqūb al-Shīrāzī: Al-Qāmūs al-Muḥīṭ, (Al-Maṭbaʿah al-Amīriyyah, 1301 AH), 2/108.

[2] ۔آپ کانام علی بن محمد المعروف بجرجانی ہے۔جرجان طبرستان کا مشہور شہر ہے۔فقہ حنفی کے مشہور و معروف عالم ہیں۔مشہور کتب میں کتاب التعریفات،حاشیہ علی التلویح والتوضیح اور حاشیہ علی اوائل الکشاف شامل ہیں۔(کتاب التعریفات،مقدمۃ المحقق،ابراہیم الابیاری،(دار الدیان للتراث)،رقم:۳۹۹۔)

[3] ۔الجرجانی،علی بن محمد: کتاب التعریفات،(دار الدیان للتراث)،رقم:۳۹۹۔

Al-Jurjānī, ʿAlī bin Muḥammad: Kitāb al-Taʿrīfāt, (Dār al-Dayyān lil-Turāth), Raqm: 399.

[4] ۔ایضا

Ayḍan

[5] ۔الطیار،مساعدبن سلیمان: التفسیر اللغوی للقرآن الکریم،(بیروت: دار ابن جوزی)،۲۴۔

Al-Ṭayyār, Musāʿid bin Sulaymān: Al-Tafsīr al-Lughawī lil-Qurʾān al-Karīm, (Bayrūt: Dār Ibn al-Jawzī), 24

[6] ۔القزوینی،احمد بن فارس:معجم مقا ییس اللغه ، باب الفاء والھا ء،(بیروت:دار الفکر)،۴:۴۵۷۔

Al-Qazwīnī, Aḥmad bin Fāris: Muʿjam Maqāyīs al-Lughah, Bāb al-Fāʾ wa al-Hāʾ, (Bayrūt: Dār al-Fikr), 4/457.

[7] ۔ابن منظور،جمال الدین محمد بن مکرم:لسان العرب ،(بیروت:دار الصادر)،۴۵۹/۱۲۔

Ibn Manẓūr, Jamāl ad-Dīn Muḥammad bin Mukarram: Lisān al-ʻArab, (Bayrūt: Dār Ṣādir), 12/449

[8] ۔الاتیوبی،محمد ابن الشیخ علی بن آدم : قرة عین المحتاج شرح المسلم،(دار ابن الجوزی:الطبع،۱۴۲۴ھ)،۴۲۰/۲۔

Al-Atyūbī, Muḥammad ibn al-Shaykh ʿAlī bin Ādam: Qurrat ʿAyn al-Muḥtāj Sharḥ al-Muslim, (Dār Ibn al-Jawzī: al-Ṭabʿ, 1424H), 2/420.

[9] ۔امام الحرمین ابو المعالی،عبدالملک بن عبدالله :البرھان فی اصول الفقه، (دولة قطر: الطبعة الاولی،۱۳۹۹ھ)،۲۴/۱۔

Imām al-Ḥaramayn Abū al-Maʿālī, ʿAbd al-Malik bin ʿAbdullāh: Al-Burhān fī Uṣūl al-Fiqh, (Dawlat Qaṭar: al-Ṭabʿah al-Ūlā, 1399H), 1/24.

[10] ۔ ابن زیدان،علامه امجد:تفسیر بالمفہوم للقرآن الکریم،(الطبعة الاولی،۲۰۱۳ء)،۱۳۵۔

Ibn Zaydān, ʿAllāmah Amjad: Tafsīr bil-Mafhūm lil-Qurʾān al-Karīm, (al-Ṭabʿah al-Ūlā, 2013), 135.

[11] ۔سورۃ البقرۃ،۲:۳۸۔

Sūrat al-Baqarah, 2:38

[12] ۔ ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد:التحریر والتنویر،،(تونس:الدار التونسیه للنشر،۱۹۸۴ء)،۷۳۶/۱۔

Ibn ʻĀshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: at-Taḥrīr wa at-Tanwīr, (Tūnis: ad-Dār at-Tūnisiyyah li-n-Nashr, 1984), 1/736

[13] ۔سورۃ نساء،۴:۴۰۔

Sūrat al-Nisāʾ, 4:40.

[14] ۔اثیر الدین،محمد بن یوسف: تفسیر البحر المحیط،(بیروت:دار الکتب العلمیہ الطبعة الاولی ،۱۴۱۳ھج)،۳/۲۶۱۔
Athīr al-Dīn, Muḥammad bin Yūsuf: Tafsīr al-Baḥr al-Muḥīṭ, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, al-Ṭabʿah al-Ūlā, 1413H), 3/261.

[15]۔ آپ کا نام علی بن اسماعیل ہے۔ متکلم اور اشاعرہ کے بانی ہیں ایک سو سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔(الذھبی، شمس الدین محمد بن احمد: سیر اعلام النبلاء،۱۵/۸۶۔)

[16]۔ آپ کا نام داود بن علی اور لقب الظاہری ہے۔ مجتہدین میں شمار ہوتے ہیں۔ مذہب ظاہری کے مؤسس ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں کتاب الاجماع اور کتاب ابطال القیاس قابل ذکر ہیں۔(ابو الطیب، المولود السریری: معجم مصطلح الاصولیین،۲۰۷۔)

[17]۔ آپ کا نام محمد بن علی الشوکانی ہے۔ شوکان سجامیہ کی ایک بستی کا نام ہے۔ سو سے زائد کتب کے مؤلف ہیں۔ اصول فقہ میں مشہور کتاب ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول ہے۔(ابو الطیب، المولود السریری: معجم مصطلح الاصولیین،۴۹۱۔)

[18]۔عبد الوھاب بن علی السبکی: یہ سبک کی طرف منسوب ہے جو مصر کے ایک شہر کا نام ہے۔ ان کی اصول فقہ میں مشہور کتاب الابھاج فی شرح المنھاج ہے۔(ابو الطیب، المولود السریری: معجم مصطلح الاصولیین،۳۲۵۔)

[19] ۔ اللقانی، محمد بن حسن:حاشیة اللقانی علی شرح الجمع الجوامع،(العام الجمعی،۲۰۱۴ء)،۳۹۹۔
Al-Laqqānī, Muḥammad bin Ḥasan: Ḥāshiyat al-Laqqānī ʿalā Sharḥ al-Jamʿ al-Jawāmiʿ, (al-ʿĀm al-Jamʿī, 2014), 399.

[20] ۔الشیرازی، ابو اسحاق ابراہیم :شرح اللمع،(بیروت:دار الغرب الاسلامی ،الطبعة الاولی)،۱/۴۳۳۔
Al-Shīrāzī, Abū Isḥāq Ibrāhīm: Sharḥ al-Lumaʿ, (Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, al-Ṭabʿah al-Ūlā), 1/433.

[21]۔ واقفیہ: روافض کی ایک جماعت کا نام ہے۔ ان کے مطابق امامت جعفر بن محمد پر ختم ہو چکی ہے اور ان کے بعد صرف ان کے بیٹے موسی کو امامت ملے گی اور زندہ ہیں اور اس وقت تک ان کی موت نہیں ہو گی جب تک اس زمین کو عدل و انصاف سے نہیں بھر دیں گے۔ ان کو واقفیہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان کے بقول امامت موسی بن جعفر پر ختم ہو چکی ہے۔ ان کے مقابل ایک جماعت اور ہے جس کو قطعیہ کہا جاتا ہے، ان کے مطابق آخری امام حسن عسکری ہیں جو مستتر ہیں۔(الکتانی، الدکتور محمد: موسوعہ المصطلح فی التراث العربی،(مطبع دار الثقافہ)،۲۰۰۲۔)

[22] ۔الشیرازی، ابو اسحاق ابراہیم :شرح اللمع،۱/۴۳۵۔
Al-Shīrāzī, Abū Isḥāq Ibrāhīm: Sharḥ al-Lumaʿ, 1/435.

[23]۔ آپ کا نام محمد بن حسن ناصر الدین اللقانی ہے۔ فقیہ مالکی اصولی۔ لقانہ لام کے فتح کے ساتھ مصر کی ایک بستی نام ہے۔ جس کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو لقانی کہا جاتا ہے۔ ان کی مشہور کتاب "حاشیہ علی شرح المحلی علی جمع الجوامع " ہے۔(ابو الطیب، المولود السریری: معجم مصطلح الاصولیین،۴۴۸۔)

[24] ۔اللقانی، علامہ ناصر الدین:حاشیہ اللقانی علی جمع الجوامع،۳۹۸۔
Al-Laqqānī, ʿAllāmah Nāṣir al-Dīn: *Ḥāshiyat al-Laqqānī ʿalā Jamʿ al-Jawāmiʿ*, 398

[25]۔ آپ کا نام احمد بن عمر بن سریج ابو العباس البغدادی ہے۔ لقب الباز الاشھب ہے۔(ابو الطیب، المولود السریری: معجم الاصولیین،۱۰۲۔)

[26]۔ سورۃ الحجرات،۴۹:۶۔

Sūrat al-Ḥujurāt, 49:6

[27] ۔الشیرازی، ابو اسحاق ابراہیم :الشیرازی، اللمع فی اصول الفقہ،۱۰۶۔

[28] ۔الجیزانی، محمد بن حسین:معالم اصول الفقه،(بیروت:دار ابن الجوزی)،۴۵۸۔
Al-Jīzānī, Muḥammad bin Ḥusayn: Maʿālim Uṣūl al-Fiqh, (Bayrūt: Dār Ibn al-Jawzī), 458

[29] ۔ایضا
Ayḍan

[30] ۔ آپ کانام احمد والد کانام عبد الحلیم ہے،کنیت ابو العباس اور ابن تیمیہ کے ساتھ معروف ومشہور ہیں،تیمیہ آپ کے خاندان میں کسی کی والدہ کانام تھا جو متقیہ عالمہ فاضلہ تھی اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو بھی ابن تیمیہ کہا جاتا ہے۔ آپ کے شاگردوں میں ابن قیم اور ابن کثیر جیسے اہل علم شامل ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف میں فتاوی ابن تیمیہ،الصارم المسلول،منہاج السنہ اور اقتضاء الصراط المستقیم شامل ہیں۔(ابوزہرہ،محمد،مترجم:ندوی،رئیس احمد جعفری:حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ،(لاہور:المکتبۃ السلفیہ،طبع ثانی،۱۹۷۱ء)،۵۱۔)

[31] ۔الجیزانی، محمد بن حسین:معالم اصول الفقه،(بیروت:دار ابن الجوزی)،۴۵۸۔
Al-Jīzānī, Muḥammad bin Ḥusayn: Maʿālim Uṣūl al-Fiqh, (Bayrūt: Dār Ibn al-Jawzī), 458

[32] ۔ایضا،۴۵۷۔
Ayḍan,457

[33] ۔ سورۃ النور،۲۴:۵۸۔
Sūrat al-Nūr, 24:58

[34] ۔ سورۃ النور،۲۴:۵۹۔
Sūrat al-Nūr, 24:59

[35] ۔ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد:التحریر والتنویر،۱۸/۲۹۶۔
Ibn ʿĀshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: Al-Taḥrīr wa al-Tanwīr, 18/296.

[36] ۔ ایضا،۲۶/۲۳۵۔
Ayḍan, 26/235

[37] ۔ سورۃ البقرۃ،۲:۲۲۲۔
Sūrat al-Baqarah, 2:222

[38] ۔ابن عاشور محمد بن طاہر،التحریر اوالتنویر۲/۳۶۸۔
Ibn ʿĀshūr, Muḥammad bin Ṭāhir: Al-Taḥrīr wa al-Tanwīr, 2/368

[39] ۔ سورۃ البقرۃ،۲:۱۲۱۔
Sūrat al-Baqarah, 2:121

[40] ۔ ابن عاشور محمد طاہر بن محمد،التحریر والتنویر،۱/۶۹۷۔
Ibn ʿĀshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: Al-Taḥrīr wa al-Tanwīr, 1/697

[41] ۔ الشیرازی،ابو اسحاق ابراہیم :الشیرازی،اللمع فی اصول الفقه،۱۰۶۔
Al-Shīrāzī, Abū Isḥāq Ibrāhīm: Al-Lumaʿ fī Uṣūl al-Fiqh, 106

[42] ۔ سورۃ النساء،۴:۱۰۱:
Sūrat al-Nisāʾ, 4:101.

[43] ۔یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ: جلیل القدر صحابی ہیں۔ فتح مکہ والے دن مشرف باسلام ہوئے جود وسخاء میں معروف ہیں۔(ابن عبد البر،یوسف بن عبد اللہ المالکی:الاستیعاب،(دار الجیل،الطبعۃ،۱۹۹۲ء)،۴/۱۵۸۵۔)

44۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حفص اور لقب فاروق ہے۔ خلیفہ راشد دوم، خسر رسول اور مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عام الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ اور پانچ دن ہے۔(ابن الاثیر، عزالدین ابوالحسن علی بن محمد: اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۸۹۷۔)

45 ۔القشیری،مسلم بن حجاج :صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ،باب صلاۃ المسافر ین و قصر ھا،رقم الحدیث:۶۸۶۔

Al-Qushayrī, Muslim bin Ḥajjāj: Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ṣalāh, Bāb Ṣalāt al-Musāfirīn wa Qaṣrihā, Ḥadīth no. 686.

46۔ سورۃ التوبۃ،۹:۸۰۔

Sūrat al-Tawbah, 9:80

47 ۔ابو عبد اللہ،محمد بن اسماعیل البخاری:صحیح البخاری،کتاب تفسیر القران،باب: قولہ استغفرلھم ۔،رقم الحدیث: ۴۶۷۰۔

Abū ʿAbdillāh, Muḥammad bin Ismāʿīl al-Bukhārī: Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb Tafsīr al-Qurʾān, Bāb Qawluhu "Istaghfir lahum", Ḥadīth no. 4670.

48۔ مفسر قران اور مشہور صحابی ہیں۔ آپ کی تفسیر، تفسیر ابن عباس کے نام سے معروف ومشہور ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نعم ترجمان القرآن ابن عباس یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ بہترین ترجمان القرآن ہیں۔(امام ذہبی، شمس الدین محمد بن عبد الرحمان: سیر اعلام النبلاء، ۴/۱۸۰۔)

49۔ سورۃ النساء، ۴:۱۷۶۔

Sūrat al-Nisāʾ, 4:176

50 ۔ النملہ،الدکتور عبد الکریم :المھذب فی اصول الفقہ المقارن،(ریاض :مکتبۃ الرشد،)،۱۷۶۹۔

Al-Namlah, Dr. ʿAbd al-Karīm: Al-Muhadhdhab fī Uṣūl al-Fiqh al-Muqāran, (Riyāḍ: Maktabat al-Rushd), 1769.

51۔ آپ کا نام زید بن سہل ہے۔ قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ انصار صحابہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ہجرت مدینہ کے بعد آپ اور ابو عبیدہ بن جراح کے مابین مواخات کا رشتہ قائم کیا گیا۔(امام ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد: سیر اعلام النبلاء، (بیروت)، ۲/۲۷۔)

52۔ بئر حاء: یہ دو الفاظ سے مرکب ہے، بئر اور حاء، بئر کا معنی ہے کنواں، حاء سے متعلق دو اقوال ہیں، ا۔ حاء ایک عورت یا مرد کا نام ہے۔ ۲۔ یہ اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ کنواں واقع ہے۔(دہلوی، شیخ عبد الحق محدث، محقق: مولانا لیاقت علی انجم: جذب القلوب الی دیار المحبوب المعروف تاریخ مدینہ، (لاہور: شبیر برادرز)، ۲۰۸۔)

53۔ سورۃ آل عمران، ۳:۹۲۔

Sūrat Āl ʿImrān, 3:92

54 ۔ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل:صحیح البخاری،باب:اذا وقف -----،کتاب الوصایا،رقم الحدیث:۲۷۶۹۔

Abū ʿAbdillāh, Muḥammad bin Ismāʿīl: Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Waṣāyā, Bāb Idhā Waqafa…, Ḥadīth no. 2769.

55۔ سورۃ البقرۃ، ۲:۲۸۳۔

Sūrat al-Baqarah, 2:283

[56] ۔آپ کا نام مجاہد بن جبر ہے۔کنیت ابو الحجاج ہے۔ تابعی ہونے کے ساتھ ساتھ مفسرین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حجت ہیں۔ قرآت اور تفسیر کے امام ہیں۔صحاح ستہ میں آپ کی مرویات موجود ہیں۔(امام ذھبی، شمس الدین، محمد بن احمد: سیر اعلام النبلاء، (بیروت)، ۴/۴۵۰۔)

[57] ۔آپ کا نام زید بن سہل ہے۔ قبیلہ انصار سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ مدینہ الرسول ﷺ ہجرت کے بعد ابو عبیدہ بن جراح اور ابو طلحہ میں مواخات کا رشتہ قائم کیا گیا تھا۔ گزوہ احد میں رسول اکرم ﷺ کے لئے ڈھال کا کا کیا۔(۔(امام ذھبی، شمس الدین محمد بن احمد: سیر اعلام النبلاء، (بیروت)، ۲/۲۷۔)

[58] ۔علم وفن کے ماہر علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مفسر، نحوی، لغوی، فقیہ، شاعر تھے۔ تفسیر میں تین کتب تحریر کی ہیں۔ بسیط، وسیط، اور الوجیز، امام محمد الضریر فرماتے ہیں: آپ اپنے زمانے کے اہل علم بالخصوص علم نحو کے ماہر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔(الذھبی، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی: سیر اعلام النبلاء، ۱۸/۳۴۰۔)

[59] ۔سورۃ البقرۃ، ۲:۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:2

[60] ۔الواحدی، ابو الحسن علی بن احمد: التفسیر البسیط، (جامعۃ الامام محمد بن سعود، ۱۴۳۰ھ)، ۲/۵۴۔

Al-Wāḥidī, Abū al-Ḥasan ʿAlī bin Aḥmad: Al-Tafsīr al-Basīṭ, (Jāmiʿat al-Imām Muḥammad bin Saʿūd, 1430H), 2/54.

[61] ۔ایضا

Ayḍan

[62] ۔سورۃ البقرۃ، ۲:۱۲۴۔

Sūrat al-Baqarah, 2:124

[63] ۔آپ کا نام امام قاضی القضاۃ عبد اللہ بن عمر البیضاوی ہے۔ آپ بیضاء میں پیدا ہوئے اس لئے بیضاوی کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ فقہ، قرآن، اور حدیث میں ید طولی رکھتے تھے۔ مشہور کتب میں انوار التنزیل واسرار التاویل، منھاج الوصول اور نظام التاریخ ہیں۔(الذھبی، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی: سیر اعلام النبلاء، ۲۰/۱۸۳۔)

[64] ۔البیضاوی، عبد اللہ بن عمر: انوار التنزیل واسرار التاویل، (مصر: دار الکتب العلمیۃ الکبری،)، ۱/۱۸۷۔

Al-Bayḍāwī, ʿAbdullāh bin ʿUmar: Anwār al-Tanzīl wa Asrār al-Taʾwīl, (Miṣr: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah al-Kubrā), 1/187.

[65] ۔ایضا

Ayḍan

[66] ۔سورۃ النساء، ۴:۳۔

Sūrat al-Nisāʾ, 4:3

[67] ۔ابو جعفر محمد بن جریر المعروف امام ابن جریر الطبری عہد عباسی کے نامور مفسر اور مورخ گزرے ہیں۔ آپ کا تعلق تدوین علوم اسلامیہ کے زمانہ سے ہے۔ تفسیر میں آپ کی تالیف کردہ "جامع البیان عن تاویل آی القرآن" المعروف تفسیر طبری تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ تاریخ میں "تاریخ الامم والملوک" معتبر اور مشہور کتاب ہے۔(الذھبی، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی: سیر اعلام النبلاء، ۱۴/۲۶۸۔)

[68] ۔ابن جریر طبری، ابو جعفر محمد بن جریر: جامع البیان عن تاویل آی القرآن، (دار ھجر: مرکز البحوث والدراسات)، ۳/۶۱۰۔

Ibn Jarīr al-Ṭabarī, Abū Jaʿfar Muḥammad bin Jarīr: Jāmiʿ al-Bayān ʿan Taʾwīl Āy al-Qurʾān, (Dār Hajar: Markaz al-Buḥūth wa al-Dirāsāt), 3/610.

[69] ۔سورۃ بقرہ،۵۵:۲

Sūrat al-Baqarah, 2:55.

[70] ۔ابو حیان الاندلسی محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالی: اللہ تعالی نے آپ کو علم حدیث، تفسیر، تراجم ولغات میں مہارت اور ید طولی عطاء فرمایا تھا۔ آپ نے متعدد کتب تالیف کی ہیں، جیسے تفسیر البحر المحیط،(ابو حیان الاندلسی، محمد بن یوسف: تفسیر البحر المحیط، مقدمۃ التحقیق،،(بیروت: دار الکتب العلمیہ، الطبعۃ الاولی، ۱۴۳۱ھج)، ۲۱/۱۔)

[71] ۔ابو حیان الاندلسی، محمد بن یوسف: تفسیرالبحر المحیط، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، الطبعة الاولی، ۱۴۳۱ھج)، ۳۷۱۔

Abū Ḥayyān al-Andalusī, Muḥammad bin Yūsuf: Tafsīr al-Baḥr al-Muḥīṭ, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, al-Ṭabʿah al-Ūlā, 1431H), 371.

[72] ،سورۃ آل عمران، ۱۸۷:۳۔

Sūrat Āl ʿImrān, 3:187.

[73] ۔ آپ کا نام عبد الرحمان بن ناصر السعدی ہے۔ مشہور عالم دین مفسر اور قواعد عربیہ پر گہری نظر رکھنے والی شخصیت تھے۔ حنبلی المسلک ہیں۔ تفسیر میں تیسیر الکریم الرحمان اور الدرۃ الفاخرۃ کے مصنف ہیں۔ (السعدی، محمد بن عبد الرحمان: مجموع مولفات الشیخ عبد الرحمان بن ناصر، (دولۃ قطر: وزارۃ الاوقاف، الطبعۃ الاولی ۲۰۱۱ء)، ۲۳/۱۔)

[74] ۔السعدی، عبد الرحمن بن ناصر: تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان، (القاهرة: دار الحدیث، سنة الطبعة ۲۰۰۵ء)، ۱۳۷۔

Al-Saʿdī, ʿAbd al-Raḥmān bin Nāṣir: Taysīr al-Karīm al-Raḥmān fī Tafsīr Kalām al-Mannān, (al-Qāhirah: Dār al-Ḥadīth, 2005), 137.

[75] ۔سورۃ انعام، ۶۸:۶۔

Sūrat al-Anʿām, 6:68.

[76] ۔ آپ کا نام یوسف بن احمد عثمان الثلائی ہے۔ ابن المظفر کے شاگرد اور فرقہ زیدیہ کے مشاہیر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ اصول، تفسیر، فرائض اور فقہ میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ مشہور کتب میں تفسیر ثمرات الیانعہ، الاستبصار فی مختصر کتاب الانتصار شامل ہیں۔ (فقیہ یوسف، یوسف بن احمد الثلائی: تفسیر ثمرات الیانعہ، (الجمہورۃ الیمنیہ: مکتبۃ التراثا الاسلامی، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۳ھج)، ۱۲/۱۔)

[77] ۔ فقیه یوسف، یوسف بن احمد الثلائی: تفسیر ثمرات الیانعه، (الجمهورة الیمنیه: مکتبة التراثاالاسلامی، الطبعة الاولی، ۱۴۲۳ھج)، ۲۳۶/۳۔)

Faqīh Yūsuf, Yūsuf bin Aḥmad al-Thalāʾī: Tafsīr Thamarāt al-Yāniʿah, (al-Jumhūriyyah al-Yamaniyyah: Maktabat al-Turāth al-Islāmī, al-Ṭabʿah al-Ūlā, 1423H), 3/236.

[78] ۔سورۃ المائدۃ، ۹۵:۵۔

Sūrat al-Māʾidah, 5:95.

[79] ۔علامہ محمد امین بن محمد المختار الشنقیطی، تفسیر، فقہ اور اصول فقہ کے ساتھ ساتھ شعر وشاعری سے بھی شغف رکھتے تھے۔ ادب میں آپ سے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ ایسا سمندر رتھے جس کا کوئی ساحل نہیں ہے۔ مشہور کتب میں اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، آداب البحث والمناظرۃ اور مذکرۃ اصول الفقہ علی روضۃ الناظر قابل ذکر ہیں۔ (السدیس، عبد الرحمان: ترجمۃ الشیخ محمد الامین الشنقیطی، (بیروت: دار الھجرۃ))

[80] ۔الشنقیطی، محمد امین بن محمد المختار: اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، (بیروت: دار عالم الفوائد)، ۱۵۵/۲۔

Al-Shinqīṭī, Muḥammad Amīn bin Muḥammad al-Mukhtār: Aḍwāʾ al-Bayān fī Īḍāḥ al-Qurʾān bil-Qurʾān, (Bayrūt: Dār ʿĀlam al-Fawāʾid), 2/155.